سوال

؍ بارےBمیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر (فطرانے) کے بارے میں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مد کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کوفرض قراردیا ہے اور رمضان کے آخر میں اداکیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

م زکاۃ الفطر من رمضان علی العبد والحر، والذکر والأنثی، والصغیر والکبیر من المسلمین) (متفق علیہ)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر غلام آزاد، مرد عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔''

فطرانہ کھانے کے غلہ کا ایک صاع ہے جو آدمی کی بھوک کو ختم کرتا ہے۔

ضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر) (رواہ البخاري)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں کھانے کا ایک صاع نکالتے تھے۔ ہمارا ان دنوں کھانا جَو، منقہ، پنیر اور کھجور ہوتا۔''

صدقہ فطر میں مبلغ نقدی لباس جانوروں کا چارہ اور دیگر اشیاء وغیرہ نہیں دی جاسکتیں۔ اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوراقدس میں صدقہ فطر غلہ کی ہی صورت میں دیا گیا ہے اور آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ :

، عمل عملا لیس علیہ امرنا فھورد)

نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔''

جہاں تک ایک صاع کے وزن کا تعلق ہے تو وہ دو کلو اور چالیس گرام اعلیٰ درجہ کی گندم وغیرہ ہے۔ یہ وہ مقدار ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دی جاتی تھی۔ صدقہ فطر کا عید الفطر سے پہلے نکالنا ضروری ہے اور افضل یہ ہے کہ اس کو عید والے دن نماز عید سے قبل ادا کیا جائے۔ تاہم ایک

للہ علیہ وسلم فرض زکاۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداھا قبل الصلاۃ فھی زکاۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلاۃ فھی صدقۃ من الصدقات) (ابوداوَد، ابن ماجہ)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔''

لیکن اگر ایسی صورت ہو جاتی ہے کہ صدقۃ الفطر دینے والے کو عید کے دن کا عید کی نماز کے بعد پتہ چلتا ہے اور اس وقت وہ صحرا میں تھا یا کسی ایسی جگہ مقیم تھا جہاں اس کے مستحق موجود نہ تھے تو پھر عید کی نماز کے بعد بھی صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 53

محدث فتویٰ